

بخار میں مبتلا ہو جائے، یا جسم میں سے شکر کی مقدار کم ہو جائے تو قدرے ذمی توازن کھودیتا ہے۔ یوں ہر چیز اپنا توازن برقرار رکھے ہوئے ہے اس لئے انسان صحت مند زندگی جی رہا ہوتا ہے وگرنہ کسی ہسپتال میں زیر علاج ہوتا یا کسی قبرستان میں اسکی مزار ہوتی۔
مختصر اتنا کہ قدرت نے جو توازن ہماری زندگی میں رکھا ہے اگر وہ برقرار رہے تو ہم پرسکون زندگی جی رہے ہوتے ہیں، اور جہاں ہمارا توازن بگڑتا ہے ہم وہاں سے دور بھاگتے ہیں۔ اس نکتے کو سمجھنے کی کوشش کریں (جہاں ہمارا توازن بگڑتا ہے ہم وہاں سے دور بھاگتے ہیں) مثلاً آپکی شخصیت اگر کسی کے لئے تکلیف کا باعث ہوگی تو ہو آپسے دور بھاگے گا۔

ضرورت کو سمجھیں

اس کائنات میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو اپنا وجود آپ ہی برقرار رکھتی ہو، بلکہ وہ ہمیشہ دوسروں کی مدد سے ہی اپنے آپکو قائم رکھتی ہیں۔ جیسے پھل درخت کی مدد سے قائم ہے، درخت زمین کی مدد سے، زمین سورج کی مدد سے، سورج مکی وے گیلکسی کی مدد سے وغیرہ وغیرہ۔

ٹھیک اسی طرح سے انسان کو زندہ اور پرسکون رہنے کیلئے کچھ تقاضے پورے کرنے ہوتے ہیں جیسے اچھی خوراک، بھرپور نیند، خوشحال گھرانہ وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح سے ایک تقاضا جس کا ہم کبھی خیال نہیں کرتے وہ ہماری انا کا تقاضا ہوتا ہے ہماری انا کو نہ تو کھانا چاہئے نہ پانی نہ آکسیجن اور نا ہی نیند یہ ساری ضرورتیں تو جسم کی ہیں انا کی نہیں ان کی بھوک و پیاس تو صرف اور صرف عزت اور محبت ہی سے بچتی ہے۔

لوگ کیا چاہتے ہیں؟

بہت سے لوگ تو یہ کہتے ہوئے بالکل بھی نہیں بچکتا کہ: **بہائی ہم تو عزت کے بھوکے ہیں ورنہ کھانا تو ہر کوئی اپنے گھر میں کھاتا ہے۔ کیا آپ غور کیا کہہ آپسے کیا چاہتے ہیں؟۔ جی ہاں جو آپ ان سے چاہتے ہیں۔**

آپ کیا چاہتے ہیں؟

اگر آپ اپنے کسی عزیز کے ہاں جاتے ہیں اور وہ آپکو دیکھتے ہی خوش آمدید کہنے کے لئے باہر آگیا اور مسکراتے ہوئے ادب و احترام سے آپکا استقبال کیا آپکے نام کی خوبصورتی کا بھی خیال رکھا۔ تو یقیناً اسنے آپکے دل میں اپنے لئے جگہ بنا دی۔ بس اس طریقے کو استعمال کرتے ہوئے اپنے حلقہ احباب میں اضافہ کیجئے، اور لوگوں کے دل جیتئے وہ آپسے بے تحاشا محبت کریں گے۔

غور طلب باتیں

مفتی اعظم انقلاب حضرت محمد ﷺ کی اخلاقیات پر مبنی تعلیمات میں سے ایک نصیحت آپ کے پیش نظر ہے:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ لوگ ہونگے جو تم میں سے سب سے اچھے اخلاق کے مالک ہونگے، اور میرے نزدیک سب سے زیادہ نفرت کے قابل اور مجھ سے بہت دور وہ لوگ ہونگے جن کے اخلاق برے، جو فضول باتیں زیادہ بنانے والے، گفتگو میں احتیاط نہ کرنے والے اور جو تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر کر باتیں کرنے والے ہونگے۔
(تہذیبی)

فضول باتیں: بغیر ضرورت بولتے رہنا، اس سے لوگ بے زار ہو جاتے ہیں، اس لئے کہ لوگ سننے کے عادی نہیں ہوتے، یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ کہ لوگ بولنے کا بہت شوق رکھتے ہیں وہ اپنی دل کی باتیں دوسروں کو بتا کر سکون محسوس کرتے ہیں، ہر انسان بولنا چاہتا ہے۔ بس یہ کہ بات ذہن میں رکھیں کہ ہر انسان بولنا چاہتا ہے، سننا نہیں چاہتا۔ اگر آپ اسکے خلاف جائیں گے تو لوگ آپ سے بیزار ہونگے، اور اگر عمل کریں گے تو لوگ آپ کے قریب ہونے لگیں گے۔

گفتگو میں غیر احتیاطی: جیسا کہ آپ نے شروع میں ہی پڑھا کہ انا محبت اور عزت کی طالب ہوتی ہے، اس لئے دوران گفتگو احتیاط سے کام لینا چاہئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ بے خیالی میں آپ کی زباں سے کوئی ایسی بات نکل آئے جو سننے والے کیلئے گراں ہو، آپ نے دیکھا ہوگا کہ بدگامی جھڑے کی بنیادی حیثیت رکھتی ہے، اکثر دوستانوں میں ناراضگی کی وجہ بھی کوئی ایسی بات ہوتی ہے جو ایک نے کہی تو اس پر دوسرا ناراض ہو گیا۔

اگر اپنے مندرجہ بالا باتوں کا خیال رکھا تو کوئی شک نہیں کہ آپ کا حلقہ احباب آپ کی توقعات سے کہیں گنا زیادہ ہو

Article Link <http://www.mirfatehalishah.com/articles/post.php?id=2071>

Join us on facebook <https://www.facebook.com/mirfatehalishah>

www.mirfatehalishah.com